THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, August 26, 2013
(97th Session)
Volume IX, No. 06
(Nos. 01- 10)

CONTENTS

Pages

1. Recitation from the Holy Quran………………………………………………… 1
2. Leave of Absence…………………………………………………………...... 2
3. Presentation of Report of the Standing Committee on Foreign Affairs……… 3-7
4. Legislation Business: Introduction of Bills
   I. The Constitution (Amendment) Bill, 2013 (Article 140-A)…………… 8
   II. Un-attended Orphans (Rehabilitation and Welfare) Bill, 2013………… 8-9
   III. The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2013… 10
   IV. The Constitution (Amendment) Bill, 2013 (Article 51 and 106)........... 11
   V. The Constitution (Amendment) Bill, 2013 (Article 1)……..................... 11
   VI. The Pakistan Pharmacy Council Bill, 2013…………………………......... 12
5. Commenced Resolution
   I. Ban on Manufacture and Sale of Spurious Drugs………………….......... 13-21
6. Resolutions
   I. Environmental Pollution and Global Warming………………………..... 22-23
   II. To Improve Infrastructure in Federal Hospital…………………………. 24-28
7. Motion Under Rule 218
   I. Non Payment of Compensation of Land by Rangers………………….. 29-35
   II. Night Call Packages by Phone Companies…………………………….. 36-41
   III. Procedure for the Appointment of Judges in Superior Courts………… 42
8. Points of Order ……………………………………………………………… 42-45

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-IX SP.IX(06)/2013
No. 06 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, August 26, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ۔ وَ
اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَۃِ فَاُولٰٓئِکَ فِی
الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۔ وَ
لَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْھِرُوْنَ۔ یُخْرِجُ
الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِھَا ؕ وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ۔

ترجمہ: پھر جو ایمان لائے اور نیک کام کیے سو وہ بہشت میں خوش حال ہوں گے اور جنہوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ پھر اللہ کی تسبیح کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور پچھلے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو

زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور
اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

(سورۃ الروم آیات نمبر ۱۵ تا ۱۹)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ جناب چیئرمین! میں نے گزارش یہ کرنی تھی کہ آج اکبر بگٹی شہید کی برسی ہے اور اتوار کو احمد فراز صاحب کی برسی تھی، اگر دونوں کے لیے فاتحہ پڑھ لیں تو اچھی بات ہے کیونکہ جو قومیں اپنے راہنماؤں کو بھول جاتی ہیں ان کا حشر بھی ہمارے سامنے ہے۔

جناب چیئرمین: ضرور پڑھ لی جائے اچھی بات ہے۔ راجہ ظفر الحق صاحب! دونوں احباب کے لیے آپ فاتحہ پڑھ دیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب روزی خان کاکڑ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۲ اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۲ اگست کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: We move on to item No. 2. Senator

Mushahid Hussain Syed may move item No.2.

Presentation of Report of the Standing Committee on Foreign Affairs

Senator Mushahid Hussain Syed: Thank you very much Mr. Chairman. Sir I have the pleasure and privilege to present the latest report of the Senate Defence and Defence Production Committee which is the sixth official report. We have other reports also for the formal presentation of the Senate. I would like to thank specially the members, honorable members who are present here, many of them are present, Senator Raja Zafar-ul-Haq Sahib, Senator Tahir Hussain Mushhadi Sahib, Sentor Sehar Kamran Sahiba, Senator Sardar Ali Khan Sahib, Babar Sahib and others also who have contributed. This is a regular feature that we are the only Parliamentary Committee of both the Houses of the Parliament which have its own web site and producing special reports. I would also like to specially thank the Special Secretary of the Senate and the Secretary of the Senate Defence and Defence Production Committee, Mr. Amjad Pervaiz and Mr. Riaz Khan my Senior Private Secretary and my team of researchers, outstanding young educated women Haiza Eman and Salma who have been working very hard on that.

اس رپورٹ کی دو اہم خصوصیات میں briefly بیان کردوں۔ ایک تو ہے کہ Cyber Security
Strategy سے متعلق پہلی مرتبہ پاکستان میں کسی نے initiative لیا ہے and we are going
to supplement the work of the Government on that ہم نے Cyber
Security Strategy پر اپنا ایک 7 point plan بھی دیا ہے جو اس رپورٹ میں شامل ہے۔ ایک
Cyber Security Task Force بنائی ہے اور انشاء اللہ جو حکومت کی Cyber Security کے

لیے efforts ہیں اس کو supplement کریں گے۔

جناب چیئرمین! دوسرا ہم نے ایک کام کیا کہ ہم نے چھ مہینے کا اپنا next work plan دے دیا ہے کہ ہم نے جنوری تک کیا کیا کرنا ہے۔ we are very clear. We gave a previous work plan جو implement کیا اور انشاء اللہ ہم implement کررہے ہیں and under your leadership sir, آپ نے ہمیشہ Parliament کی effectiveness کی بات ہے اور وہ Parliament کی بالادستی اس کی کارکردگی پر depend کرتی ہے۔

Performance not just on the Articles of the Constitution. Under your leadership and thanks to Mr. Iftikhar Ullah Babar also and other friends of the Senate who are performing that diligently. Thank you sir.

Mr. Chairman: Report stands presented.

جی بابر غوری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر بابر خان غوری: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ پچھلے اجلاس میں کچھ issues پر بات ہوئی تھی اور اپوزیشن کی طرف سے ایک موقف آیا تھا۔ چونکہ ہم بھی ان سیٹوں پر ہیں تو میں صرف یہ clear کرنا چاہتا ہوں کہ ضروری نہیں ہے کہ اگر کوئی ایک موقف آئے تو تمام کی تمام اپوزیشن کے جو لوگ اس پر متفق ہوں۔ ہماری کچھ الگ رائے ہے۔ خاص طور پر میں حکومت کی اس وقت جو میرٹ کی پالیسی ہے ہم اس کو Support کرتے ہیں۔ آج پاکستان کی جو تباہی ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ ہم میرٹ کو follow نہیں کر رہے۔ ہم نے خود اپنی قوم کو مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کیا ہے جو پاکستان کی تباہی کی وجہ ہے۔ پی آئی اے ہو، ریلوے ہو، اسٹیل ملز ہو جب یہ ادارے میرٹ پر چل رہے تھے تو یہ منافع کما رہے تھے بلکہ پی آئی اے سے تو نئی ایئرلائنوں نے جنم لیا۔ سنگا پور ایئرلائن، ترکی ایئرلائن، ایمریٹس ایئرلائن۔ آج اگر ایمریٹس ایئرلائن جو میرٹ پر چل رہی ہے اور دنیا کی نمبر ایک ائیرلائن بننے جا رہی ہے تو اس کی صرف وجہ یہ ہی ہے اس کے اپنے بھی مختلف States ہیں اگر وہ وہاں پر بھی یہ کردیں کہ عجمان کا اتنا کوٹا، راس الخیمہ کا اتنا کوٹا یا فجیرہ کا اتنا کوٹا یا

دبئی کا اتنا کوٹا تو آج ایمرٹس ایمرٹس نہ ہوتی بلکہ وہ بھی پی آئی اے کی طرح تباہ ہوجاتی اور جس طرح گلف ائیر تھی۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو میرٹ سسٹم ہے اس سلسلے میں آج یہ وقت آگیا ہے کہ ہم ایک قوم بنیں جس طرح ملائیشا میں one Malaysia کا نعرہ لگا کر آج ملائیشا کو کہاں پہنچایا گیا اور وہ concept یہ تھا کہ every citizen is equal ہر ایک کو equal opportunity ہونی چاہیے۔ اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہونی چاہیے۔ آج یہ وقت آگیا ہے، آج LUMS پاکستان میں اس لیے کامیاب ہے کہ وہاں داخلے کوٹے پر نہیں ہوتے، آغا خان یونیورسٹی اس لیے کامیاب ہے کہ بچہ ابھی ڈاکٹر نہیں بنتا، پہلے اس کو باہر نوکری مل جاتی ہے کہ وہ میرٹ پر نوکریاں دیتے ہیں، پاکستان کی فوج اس لیے دنیا کی بہترین فوج ہے کہ وہ میرٹ کو follow کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بابر صاحب! اس پر بڑی detailed discussion ہوسکتی ہے، یہ ایک constitutional issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن پہلے طے کرلیں کہ بزنس کو take up کرنا ہے یا پوائنٹ آف آرڈرز کو۔ آپ اس کو conclude کرلیں۔ You have made your point.

سینیٹر بابر خان غوری: میری صرف اتنی گزارش ہے، میرے لیے رضا ربانی صاحب قابلِ احترام ہیں، ان کی اپنی رائے ہوسکتی ہے، میری اپنی رائے ہے۔ انہوں نے اپنا point of view دے دیا تھا جبکہ میں صرف اپنا point of view دے رہا ہوں۔ میں بتا رہا ہوں کہ یہ ہمارا موقف ہے کہ آج اگر پاکستان کو بچانا ہے تو میرٹ کو follow کرنا ہوگا۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی رضا ربانی صاحب۔ آپ اس پر زیادہ time نہ لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میں اس معاملے پر بات نہیں کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں آپ کے توسط سے صرف لیڈر آف دی ہاؤس کی توجہ چاہ رہا ہوں۔ صرف ایک منٹ کے لیے۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! اس چیز کو decide کرلیں کہ business کو ہم پہلے لے لیں۔ ہم points of order لے سکتے ہیں، issues ہیں اور ہم انہیں raise کرسکتے ہیں لیکن

اگر پہلے ہوجائے تو بہتر ہے۔ آپ طے کرلیں، ویسے کوئی urgent matter ہے تو with your consensus, raise کیا جاسکتا ہے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق (قائد ایوان): جناب چیئرمین! اب رضا ربانی صاحب کھڑے ہوگئے ہیں تو ان کی بات سن لیں۔

جناب چیئرمین: یہ طے کرلیں ورنہ پھر یہ سلسلہ نہ شروع ہوجائے۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: سلسلہ شروع نہیں کرتے، رولز کے مطابق ہی چلنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب! آپ فرمائیے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you. I am grateful to the Leader of the House and to you sir.

جناب! آپ کے توسط سے میں راجہ صاحب کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراؤں گا، مجھے امید ہے کہ جیسے انہوں نے وزیرِ داخلہ کو ایوان میں بلا کر positive response دیا تھا، میری ان سے گزارش یہ ہوگی کہ وہ Advisor on National Security کو ایوان میں prorogation سے پہلے لے آئیں۔ حکومت کی طرف سے آج دن تک کوئی statement, on the floor of the House خارجہ پالیسی، بالخصوص افغان پالیسی اور اس وقت LOC پر بننے والی صورتحال کے حوالے سے نہیں دی گئی۔ اس کے علاوہ پرسوں جو Committee on National Security بنی ہے، اس پر وہ آکر House کو confidence میں لیں کہ اس کے خدوخال کیا ہیں۔ ہم Committee on National Security پر بغیر بریفنگ بات نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ ایک sensitive issue ہے۔ بہرحال، from the face of it ایسے لگتا ہے کہ جیسے Charter of Democracy کے پوائنٹ نمبر 11 کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مشرف کا national security bill ابھی تک alive ہے۔ آیا یہ کمیٹی اس کے تحت بنی ہے یا رولز آف بزنس amend ہوئے ہیں؟ یہ تمام issues موجود ہیں۔ آپ

کے ذریعے میری گزارش ہوگی کہ during this week ان کو بلالیں اور وہ آکر ان تمام issues کو clarify کردیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی راجہ ظفرالحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق: جناب! میں کوشش کروں گا۔ یہ بہت اہم developments ہیں۔ افغانستان کے صدر جناب حامد کرزئی صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک دن کا دورہ تھا لیکن وہ دورہ کل تک extend ہوگیا ہے۔ اسی طریقے سے طالبان کے ساتھ مذاکرات کا معاملہ ہے، پھر Committee on National Security کے بارے میں بھی brief کرنا اور House کو confidence میں لینا ضروری ہے۔ میں ان سے بات کرکے اطلاع دوں گا کہ کب وہ تشریف لاسکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you. We may now take up item No.3.

زاہد خان صاحب! ابھی لیڈر آف دی ہاؤس سے طے ہوا تھا کہ پہلے business کر لیں تو آپ کو موقع دے دیں گے۔ پانچ منٹ کے بعد آپ کو موقع دے دیں گے۔ جی، فرمائیں زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: بہت شکریہ۔ چیئرمین صاحب! الیکشن کے روز بلوچستان میں ہماری پارٹی سے تعلق رکھنے والے داؤد خان اچکزئی کے کزن ظفراللہ کو شہید کیا گیا۔ وہاں گولیاں چلیں جس سے کافی لوگ زخمی بھی ہوئے۔ میری گزارش ہے کہ چونکہ وہ ہمارے ایک سینیٹر کے بھائی تھے، اس لیے ان کے لیے دعا کرلیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، مرحوم کے لیے دعا کرلیتے ہیں۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

Mr. Chairman: We may now take up item No.3. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari may move the item.

Legislation Business: Introduction of Bills

The Constitution (Amendment) Bill, 2013 (Article 140-A)

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013]. (Amendment of Article 140A).

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I think this should go to the Committee.

Mr. Chairman: It has not been opposed. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari may move item No.4.

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: I introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up item No.5. Mr. Karim Ahmed Khwaja may move the item.

The Un-attended Orphans (Rehabilitation and Welfare) Bill, 2013

Senator Karim Ahmed Khawaja: I beg to move for leave to introduce a Bill to provide for the rehabilitation and welfare

of the un−attended orphan children [The Un−attended Orphans (Rehabilitation and Welfare) Bill, 2013].

Mr. Chairman: Is it opposed?

جناب محمد برجیس طاہر (وفاقی وزیر برائے امورِ کشمیر اور گلگت بلتستان): جناب چیئرمین! میں ان کے بل کی تعریف کرتا ہوں لیکن میری ان سے request ہے کہ یہ بل انہوں نے صرف اسلام آباد کی territory تک محدود رکھا ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ یہ اپنے بل کی jurisdiction میں پورے پاکستان کو add کرلیں۔

Mr. Chairman: You should consider that there are certain subjects which have been devolved to the provinces and the Parliament can make laws for the federal capital territory. Other things are with the provinces. Leader of the Opposition, would you like to say something on this?

سینیٹر اعتزاز احسن (قائدِ حزبِ اختلاف): چیئرمین صاحب! آپ بجا فرما رہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر وفاق کی سطح پر یہ قانون پاس ہو گیا تو اس سے صوبوں کے لیے بھی ایک تحریک اور مثال بن جائے گی اور وہ اس کی تقلید کر سکیں گے۔

Mr. Chairman: As it has not been opposed, Mr. Karim Ahmed Khwaja may move item No.6.

Senator Karim Ahmad Khawaja: I beg to introduce the Bill to provide for the rehabilitation and welfare of the un−attended orphan children [The Un−attended Orphans (Rehabilitation and Welfare) Bill, 2013].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up item No.7. Mr. Abdul Haseeb Khan may move the item.

The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2013

Senator Abdul Haseeb Khan: Thank you Mr. Chairman. I beg to move for leave to introduce a Bill to amend the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 [The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2013].

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, I think the same objection applies to this Bill also that it has already been devolved to the provinces. It relates to health.

Mr. Chairman: Subsequently, there has been legislation on drug regulations. There is a subsequent enactment. Raja *sahib*, this subject is probably with the National Regulations. There was a Bill which was passed four or five months back. You passed a Bill of Drug Regulatory Authority. He is asking amendment into the same. This Bill itself was passed in 2013.

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! اس Bill میں چودہ points رہ گئے تھے، انہوں نے sign کئے تھے اور آپ کے سامنے commitment کی تھی، یہ وہ Bill ہے۔

Mr. Chairman: Raja *sahib*, it's a fresh law. As it has not been opposed, Mr. Abdul Haseeb Khan may move Item No. 8.

Senator Abdul Haseeb Khan: Thank you Mr. Chairman. I beg to introduce the Bill to amend the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 [The Drug Regulatory Authority of Pakistan (Amendment) Bill, 2013].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take Item No. 9. Mian Raza Rabbani and Mr. Saeed Ghani may move Item No. 9.

The Constitution (Amendment) Bill, 2013 (Articles 51 and 106)

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you sir. I beg to move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013]. (Amendment of Articles 51 and 106).

Mr. Chairman: Is it opposed? As it has not been opposed, Mian Raza Rabbani and Mr. Saeed Ghani may move Item No. 10.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I beg to introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up Item No. 11. Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari may move Item No. 11.

The Constitution (Amendment) Bill, 2013 (Article 1)

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Thank you sir. I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013]. (Amendment of Article 1).

Mr. Chairman: Is it opposed? As it has not been opposed, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari may move Item No. 12.

The Pakistan Pharmacy Council Bill, 2013

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, I introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2013).

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up Item No. 13. Mr. Abdul Haseeb Khan may move Item No.13.

Senator Abdul Haseeb Khan: Sir, I beg to move for leave to introduce a Bill to establish the Pakistan Pharmacy Council to regulate the practice of Pharmacy [The Pakistan Pharmacy Council Bill, 2013].

Mr. Chairman: Is it opposed? As it has not been opposed, Mr. Abdul Haseeb Khan may move Item No. 14.

Senator Abdul Haseeb Khan: Thank you Mr. Chairman. I introduce the Bill to establish the Pakistan Pharmacy Council to regulate the practice of Pharmacy [The Pakistan Pharmacy Council Bill, 2013].

Commenced Resolutions

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. We may now take up Item No.

15 regarding consideration of the resolution moved by Mr. Muhammad Talha Mehmood on 28th January, 2013. Mr. Muhammad Talha Mehmood.

Ban on Manufacture and Sale of Spurious Drugs

Senator Muhammad Talha Mehmood: Thank you sir. I would like to move that;

> "This House recommends that effective steps be taken to eradicate manufacturing and sale of spurious and substandard drugs in the country".

جناب چیئرمین: آپ اس پر بولنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جی جناب۔ سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ Spurious drugs کا مسئلہ بہت اہم اور sensitive ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں spurious drugs کی تعداد بے تحاشا ہے۔ یہاں غیر معیاری ادویات manufacture ہو رہی ہیں۔ اچھی کمپنیوں کے ناموں کے tags لگا کر ان کو مارکیٹ میں بیچا جا رہا ہے۔ مریض یا خریدنے والے میں اتنی صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ اصل اور نقل کی پہچان کر سکے۔ اس کے لیے حکومت نے ایک system بنایا ہے جس میں drug inspectors ہیں، drug courts ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری drug courts, drug inspectors یا دوسرا جو بھی عملہ کام کر رہا ہے، وہ اس میں بہتری کے لیے وہ کردار ادا نہیں کر پا رہے جو کردار انہیں ادا کرنا چاہیے۔ میں مانتا ہوں کہ یہ معاملہ صوبوں کو transfer ہو چکا ہے لیکن اگر ہم اسے صوبوں کو transfer کر کے یہ کہیں کہ ہم اس سے بری الزمہ ہو چکے ہیں تو یہ غلط ہو گا۔ ہماری Drug Regulatory Authority کو ایک جامع policy بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگوں کی زندگیوں کا مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک طرح سے medical murder بھی ہے۔ ہم اتنی آسانی سے اسے forego نہیں کر سکتے۔ جناب چیئرمین! اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہمیں ادویات بالکل ٹھیک مل رہی ہیں، یہاں اچھی shops بھی موجود ہیں لیکن ان لوگوں کا کیا ہو گا جو گاؤں، دیہات اور چھوٹے شہروں میں رہتے ہیں جہاں اس قسم کا کاروبار عروج پر ہے۔

جناب والا! میں نے اور میری کمیٹی نے اس issue کو ایک مرتبہ اٹھایا تھا اور اس حوالے سے میں کچھ گزاشات کرنا چاہوں گا۔ ہماری Standing Committee نے ان spurious drugs کا case handle کیا تو میرے پاس اِس وقت ایسی medicines کے samples موجود ہیں جنہیں چین یا مختلف substandard companies یا دیگر لوگوں سے خرید کر، اس پر اچھے label لگا کر مارکیٹ میں بیچا گیا ہے۔ میرے پاس ایسے غیر معیاری injections موجود ہیں اور ایک injection ایسا بھی ہے جو sealed ہے اور اس میں بال ہے، یہ میرے پاس proof کے طور پر موجود ہے۔ یہ ساری ادویات میں نے PIMS سے پکڑی تھیں۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے government کے ہسپتال جہاں tender کے ذریعے ادویات خریدی جاتی ہیں ان میں بہت ساری ambiguities ہیں اور ان کی checking کا معیار ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے اسلام آباد میں اس طرح کی ادویات پکڑی تھیں۔ Spurious drugs میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ غیر معیاری اور ایسی ادویات جو expire ہو جاتی ہیں، ان پر دوبارہ validity date لکھ کر مارکیٹ میں sale کی جارہی ہیں۔ جناب چیئرمین! اس میں ہمیں بہت ہی سخت the action لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں میڈیا پر بھی مختلف issues دیکھنے کو ملتے ہیں جن میں لوگوں کی اموات واقع ہو جاتی ہیں۔ بچے مختلف بیماریوں اور نہ ٹھیک ہونے والی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، وہ صرف اور صرف ان spurious drugs کی وجہ سے مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کے اصل ذمہ دار وہ manufacturers ہیں جو یہ ادویات بنارہے ہیں، وہ shopkeepers ہیں جو انہیں بیچ رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر کوئی ایسا قانون بنانے کی ضرورت ہے، ایسا system بنانے کی ضرورت ہے جس سے ان spurious drugs کا خاتمہ ہو سکے۔ یہ spurious drugs اس وقت ہمارے ملک میں ایک طوفان کی طرح مسلط ہیں اور ان کی وجہ سے ہمارا صحت کا شعبہ انتہائی affected ہے۔ ایک اچھے معاشرے کے لیے، ایک اچھے ملک کی ترقی کے لیے آپ کو ایک صحت مند خون چاہیے۔ اگر وہ صحت مند خون آپ کو نہیں ملے گا اور ہمارا ملک جو اس وقت crisis کا شکار ہے، مختلف مسائل کا شکار ہے تو ہم ان مسائل سے کس طرح باہر آئیں گے؟

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک انتہائی سنگین crime ہے، اس کی روک تھام کا کوئی طریقہ کار بننا چاہیے اور اس responsibility کو ہم صوبوں کی طرف shift کر کے خوش ہو کر،

اطمینان سے یہاں بیٹھ گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس پر steps لینے کی ضرورت ہے اور اپنی responsibility کو سمجھتے ہوئے اس کے خاتمے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے، اپنی Drug Control Regulatory Authority and Drug Inspectors کو فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈرگ ریگولیٹری اتھاٹی کے تحت ایک بہترین پالیسی بنانے کی ضرورت ہے۔ ڈرگ کورٹس بنانے کی ضرورت ہے، جو موجود ہیں ان کو effective کرنے کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے اقدامات کرنے ہوں گے اور ایسی سخت سزائیں ہونی چاہییں تاکہ ایسے لوگ جو اس قسم کے کاروبار میں، تجارت میں ملوث ہیں ان کی حوصلہ شکنی ہو اور یہ کاروبار ختم ہو اور ہمارے ملک میں اچھی اور معیاری ادویات کا دستیاب ہونا آسان ہو۔

جناب عالی! میری یہ تھوڑی سی گزارشات تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں یہ ہاؤس مجھے support کرے گا۔ ہمارے اس ادارے کو بہت زیادہ action لینے کی ضرورت ہے۔

Thank you very much.

جناب چیئرمین: کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی صاحب۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں مبارک باد پیش کروں گا سینیٹر طلحہ محمود صاحب کو کہ انہوں نے ایک ضروری resolution پیش کی جو کہ واقعی عوام پسند ہے، ملک پسند ہے اور انصاف پسند ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو spurious drugs silent killers ہیں، یہ خاموشی سے ہمارے پاکستان کے معصوم عوام کو قتل کر رہی ہیں اور کسی کو پتا بھی نہیں لگتا۔ قتل کے ان واقعات میں حکومت بھی اتنی ہی قصوروار ہے جتنی quick پیسا کمانے والی فیکٹری کا مالک یا بے ایمان دکاندار یا بے ایمان اور کرپٹ ڈرگ انسپکٹر ملوث ہے۔ یہ سب آپس میں ساتھی ہیں۔ یہ سب ایک دوسرے سے پیسا کھاتے ہیں، پیسا ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور کرپشن میں ملوث ہیں۔ Institutionalized corruption پاکستان کو rule کر رہی ہے جو کہ unfortunately ہماری drugs, medicines, foodstuff, all walks of life میں ہےNمگر یہ تو death causing ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کبھی ہم سنتے ہیں کہ اتنے لوگ مارے گئے، کوئی Cough Syrup پی کر، اتنے بچے مر گئے کیونکہ ان کو غلط قسم کا treatment ملا، اتنے

بزرگ چل بسے کیونکہ ان کو غلط انجیکشن دیے گئے۔ تو یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور سب کو پتا ہے اور سب کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے تو پھر کیوں اس کو کرنے دیا جا رہا ہے۔ آپ کیوں ہمارے عوام کو اتنے خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ پہلے خطرے کم ہیں۔ دہشت گردی علیحدہ ہے، مہنگائی علیحدہ ہے، بے روز گاری علیحدہ ہے اور poverty علیحدہ ہے۔ Illness ایسی چیز ہے کہ یہ priority of the Government ہوتی ہے، law and order no doubt is the primary responsibility. اس کے بعد definitely پوری دنیا میں اور اچھے ترقی یافتہ ملکوں میں جو اپنے عوام کا تھوڑا سا بھی خیال کرتے ہیں ان میں next priority law and order کے بعد education and health آتی ہے۔ ہمارے ملک میں یہ دو ہی سیکٹرز ہیں یا تین ہی سیکٹرز ہیں جن کو completely ignore کیا گیا ہے۔ Health کو تو بالکل اس طرح ignore کیا گیا ہے کہ جیسے اس سے ہمارا واسطہ ہی نہیں ہے۔ ہم تو باہر جا کر اپنا treatment کروالیں گے۔ ہمارے جتنے بھی لیڈران ہیں، بڑے بڑے خاندانوں کے جاگیردار ہیں، وڈیرے ہیں اور جو بھی ruling elite ہے ان کو تو فکر نہیں ہے، وہ تو باہر علاج کروالیں گے مگر یہ جو ہمارے غریب ہیں جو سرکاری ہسپتالوں میں جاتے ہیں اور جو ہمارے لوکل ڈاکٹرز کے پاس جاتے ہیں ان کا کیا ہوگا۔ جو ہماری لوکل دوائیاں ہیں کچھ تو branded ہیں، کچھ international companies international standard کی ہیں انہوں نے maintain کیا ہوا ہے اچھا ہے لیکن ان کی prices کو کوئی کنٹرول نہیں کر رہا ہے۔ ہمارے عوام ان کی prices سے بھی مار کھا رہے ہیں اور اس کے بعد جو normal اچھے brand names ہیں آپ دیکھیں گے کہ ان میں ایک نقلی دوائی ڈال کر ہمارے لوگ بیچ رہے ہیں اور ہمارے لوگ استعمال کر رہے ہیں اور ہمارے ہسپتالوں میں استعمال ہو رہی ہے۔ اس لیے میں fully support کرتا ہوں سینیٹر طلحہ محمود صاحب کو اور میں بھی یہ چاہتا ہوں اور میں بھی یہ strongly recommend کرتا ہوں کہ یہ ہاؤس جو کہ the Senate of Pakistan ہے، the upper House of the Parliament ہے جو کہ پورے پاکستان کے عوام کی last resort for the poor, meek, suffering, oppressed and the suppressed people of Pakistan ہے، یہ upper House strongly recommend کرے گا کہ

strict action be taken for the spurious drugs and substandard drugs. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Abdul Haseeb Khan Sahib.

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہماری کمیٹی اس کے اوپر دو سال سے کام کر رہی ہے۔ میں اپنے ممبران کو کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کا اصل issue یہ ہے کہ 15 اپریل کو یہ Act بن گیا، دس مہینے پورے ہوگئے ہیں ابھی تک CEO کا appointment نہیں ہوا۔ ابھی تک Ministry of Health کی replica چل رہی ہے۔ 18 ویں ترمیم کے بعد گورنمنٹ کو چاہیے تھا کہ وہ صوبوں کو devolve کرتے وہ چیزیں جو ان کی ذمہ داری ہے۔ سندھ یا پنجاب کے اندر اس وقت spurious medicine کے Government customers Hospitals ہیں۔ Government Hospitals کی purchase کا جو سسٹم ہے وہ lowest ہے پھر وہاں پر ہے رشوت ستانی، ابھی آپ نے لاہور میں دیکھا ہے دو واقعات ہوئے ہیں جن میں تقریباً 190 لوگ مرے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ Drug Act 1997 بہت comprehensive ہے اس کے بعد کوئی اور قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ deal کرتا ہے spurious medicine کے ساتھ۔ بات صرف اس کی implementation کی تھی۔ اسی لیے قانون بنایا ہے اور authority بنائی گئی لیکن ہوا یہ ہے کہ authority بننے کے باوجود بھی کیونکہ وہ ترامیم نہیں آئی تھیں، نکال دی گئی تھیں، آج بھی purely replica ہے یہ Ministry of Health کی، وہی انسپکٹرز، وہی نظام اور وہی purchase, سب کچھ وہی ہو رہا ہے۔

چیئرمین صاحب! اگر آپ چاہتے ہیں یا ہاؤس چاہتا ہے کہ اب یہاں کوئی آدمی دو نمبر دوا کھا کر نہ مرے تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ Drug Act جس روح کے اندر بنایا گیا ہے اس کو نافذ کر دیں in letter and spirit اور اس کے بعد جو چیزیں آپ نے صوبوں کو منتقل کرنی ہیں، جو صوبوں کے پاس ہیں کیونکہ کوالٹی کنٹرول فیکٹریوں کا اور ہسپتالوں کی purchases سب صوبے کریں گے۔ اگر آپ نے صوبوں کا نظام صحیح نہیں کیا تو پھر ان کو آپ federation کے تحت کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اس وقت دو باتیں ہو گئی ہیں۔ ایک بات یہ ہے کہ چار شعبے federation کے اندر موجود ہوتے ہیں جو کہ تمام دنیا میں ہوتا ہے pricing, registration, quality control جبکہ quality control نمبر دو پر آتا ہے، وہ صوبوں کا ہے۔ یہ صوبوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہسپتالوں کا نظام بنائیں کیونکہ pre-qualification کے بغیر جناب چیئرمین! میں repeat کر رہا

ہوں کہ pre-qualification کیے بغیر اگر آپ کسی بھی انڈسٹری سے دوا purchase کریں گے تو وہ دوا مستند نہیں ہو سکتی وہ جعلی بھی ہو سکتی ہے اس لیے کہ جو بڑی organization ہے like Defence purchase ہے، وہ پہلے pre-qualify کرتے ہیں۔ دس پندرہ کمپنیاں ادھر apply کرتی ہیں، پھر ان میں competition ہوتا ہے۔ اس میں جو lowest ہوتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ یہاں پر آج کل کیا ہو رہا ہے؟ یہ ہو رہا ہے کہ آپ نے ٹینڈر دے دیا اس میں 500 کمپنیاں آکر حصہ لیتی ہیں۔ ان 500 کمپنیوں میں سے 400 کمپنیاں وہ ہیں جن کے پاس صرف 5% trade کا contribution ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 95% جو کنٹرول کرنے والے لوگ ہیں وہ ہیں 100 کمپنیاں۔ وہ 400 کمپنیاں صرف گورنمنٹ departmentمیں participate کرتی ہیں اور Government department 30% purchase کرتا ہے۔ وہ دوا غریب کو دی جاتی ہے تو جتنے لوگ مرتے ہیں وہ غریبوں کے مرتے ہیں۔ اس لیے مرتے ہیں کہ وہاں پر دوا purchase کرنے کا نظام انتہائی ناقص ہے۔ طلحہ محمود صاحب نے جو بات کی ہے یہ بڑی valid ہے۔ ایک آدمی بھی اگر آج کے بعد مرا تو اس کی ذمہ داری ہمارے اوپر آئے گی اس لیے کہ ہم نے وہ اقدامات نہیں کیے ہیں۔ میری درخواست صرف یہ ہے کہ Drug Act کو نافذ کیا جائے اور Ministry of Health کا replica نہ کیا جائے، تمام صوبوں کو یہ advise کی جائے کہ وہ quality control کریں اور جو department دوا purchase کرتے ہیں، وہ دوائیں purchase کریں according to the standard international practice. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Raja sahib, if we see Rule 140.

ابھی اس پر بات کرنے کے لیے بہت سارے لوگوں کی درخواستیں ہیں۔ یہ ہے Rule 142, scope of the discussion. It says that, "if it is not opposed," we had three speakers on this. جعفر اقبال صاحب بھی غور سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ بھی Rule 142 کو دیکھ لیں۔

"Provided that there shall be no discussion which has not been opposed." So, the primary thing is that whether it is opposed or it is not opposed. If it is opposed then we can have a discussion and if it is not opposed then we can put it to the House.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Absolutely. There is no use of making more speeches on it.

جناب چیئرمین: کیوں جی جعفر اقبال صاحب۔ کرنل صاحب! آپ بھی Rule 142 کو دیکھ لیں۔

سینیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال: جی بالکل کرنل صاحب صحیح فرما رہے ہیں۔ یہ Rule بڑا واضح ہے لیکن یہ اب آپ کی discretion ہے کیونکہ یہ اب public importance کا معاملہ ہے۔ اگر اس میں اب کوئی رکن اپنی input دینا چاہے تو حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے صرف پانچ یا دس منٹ لگ جائیں گے۔

Mr. Chairman: Can we fix some time for it.

کہ جی ایک گھنٹا ہو گی یا دو گھنٹے ہو گی۔

Senator Ch. Muhammad Jaffer Iqbal: I don't know.

ہاں یہ آپ کی discretion پر ہے۔ آپ جیسے مناسب سمجھیں۔

Mr. Chairman: What I feel is that when it is not opposed then it should be put before the House. "Provided that there shall be no discussion on a resolution which has not been opposed." So, the Government is not opposing this resolution. So, then there can't be a discussion.

یہ Rule 142 کا proviso ہے۔ حمزہ صاحب! آپ بھی بات کر لیں۔ Then I will put this resolution to the House.

سینیٹر حمزہ: جناب چیئرمین! طلحہ محمود صاحب نے ایک بہت ہی اچھی قرارداد ایوان میں پیش کی ہے ویسے جیسے آپ نے فرمایا ہے کیونکہ اس کی قائد ایوان نے مخالفت نہیں کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم زندگی میں جو حالات دیکھتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ صوبائی معاملہ ہے لیکن یہ جو ہمارا مرکزی شہر ہے، اسلام آباد اس پر بھی یہ لاگو ہوتا ہے۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ Drug Regulatory Authority کے ہوتے ہوئے بھی اتنی جعلی ادویات فروخت ہوتی ہیں، جس کا کوئی شمار نہیں۔ یعنی میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کروں چونکہ آپ ایک بڑے شہر میں رہتے ہیں اور میں ایک چھوٹے شہر میں رہتا ہوں۔ یہ جعلی ادویات ہی نہیں بلکہ جعلی شراب اتنی بڑی مقدار میں فروخت ہوتی ہے کہ،

جناب چیئرمین: جعلی شراب کے ساتھ جعلی خوراک بہت فروخت ہو رہی ہے، اس کا ذکر تو کسی نے نہیں کیا۔

سینیٹر حمزہ: جی ہاں اور اس میں یہ ہے کہ بیچنے والوں کا پولیس والوں کو بھی پتا ہوتا ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ ملے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ Drug Inspector یا DHO اس کو روکیں، یہ اتنی عام ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ پھر جو ہماری عام ادویات ہیں، اس کے علاوہ بہت سی ایسی دیسی ادویات بھی ہیں جو بہت بڑی تعداد میں ہیں، جن کے استعمال سے انسانی زندگیوں کو نقصان پہنچتا ہے اور خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ آپ کی اطلاع کے لیے میں اتفاق سے فیصل آباد کارڈیالوجی بورڈ کا رکن بھی ہوں، پچھلے دنوں پنجاب کارڈیالوجی بورڈ نے کچھ ادویات خریدیں اور جن لوگوں کو دیں ان میں سے تقریباً 100 آدمی اس دوائی کے استعمال سے جاں بحق ہو گئے اور یہ Drug Regulatory Authority کو پتا نہیں چلا۔ اب جو دوائی کھانے والے ہیں ان کو کیسے پتا چلے اور جو prescribe کرنے والے ہیں ان کو بھی پتا نہیں چلا۔ یہ بڑا ہی خوفناک اور بہت ہی اہم مسئلہ ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اس پر پوری طرح توجہ دیں اور عام طور پر جو drug inspectors ہیں یا جو DHO ہیں یا مقامی طور پر جو ہمارے Medical Superintendents. وغیرہ MS Tehsil Headquarters میں ہیں، اگر وہ زیادہ توجہ دیں تو drug inspectors اور DHOs سے زیادہ effective ہو سکتے ہیں۔ جس issue کی طرف جناب طلحہ صاحب نے توجہ دلائی ہے یہ انتہائی اہم چیز ہے اس پر خصوصی طور پر توجہ ہونی چاہیے اور انسانی زندگیوں کو ہمیں جس حد تک ممکن ہو بچانا چاہیے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. I now put the resolution before the House. It has been moved that this House recommends that the effective steps be taken to eradicate manufacturing and sale of spurious and sub-standard drugs in the country.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Resolution is adopted unanimously. We may now take up item No.16 regarding consideration of following resolution moved by Mr. Karim Ahmed Khwaja on 18th February, 2013:

"The House recommends that the Government may take effective steps to control environmental pollution in ICT.

جی ڈاکٹر صاحب آپ بات کرلیں اس پر۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: جناب والا! یہ معاملہ آپ کے سامنے پہلے بھی اسی floor پر دو دفعہ discuss ہو چکا ہے۔ جب یہ resolution آیا تھا تو میں نے آپ کے سامنے request رکھی تھی کہ میں نے resolution کچھ اور دیا تھا۔ اتفاق سے سیکر ٹریٹ والوں نے یہ اپنی طرف سے put up کر دیا تھا، پھر آپ نے کہا اس وقت بناؤ۔ میں نے اس وقت بنایا اور یہ پھر delay ہوتا گیا، اصل resolution 18 پر ہے، 18 والا آپ کو اسی floor پر دکھایا تھا، آپ نے کہا کہ next turn پر آئے گا تو ہم رکھیں گے۔ جناب والا! 16 والا نہیں 18 والے کو floor پر آپ نے ہاں کہا تھا اس کو میں 16 پر لانا چاہتا ہوں۔ وہی چیز ہے مگر اس میں international level پر پاکستان نے جو global warming کے حساب ----

Mr. Chairman: Do you want that we should drop this resolution?

Senator Karim Ahmed Khawaja: No, sir.

Mr. Chairman: Do you want to move on to Item No. 18.

Senator Karim Ahmed Khawaja: Yes, 18.

Mr. Chairman: Obviously, this would be dropped. So you move item No. 18.

Resolutions

Environmental Pollution and Global Warming

Senator Karim Ahmed Khawaja: The House recommends that the Government may take effective steps to implement the international obligations of the Federal Government regarding global warming and to control environmental pollution in the country. The Federal Government may facilitate provincial Governments to observe the international standards specified by the United Nations relating to tree plantation, disposal of waste, protection of sea, rivers, canals, creeks and lakes from waste, protection forests and control pollution of all types in their areas.

Mr. Chairman: Do you want to make a brief statement?

سینیٹر کریم احمد خواجہ: جناب والا! جب سے میں سینیٹ میں آیا ہوں میرا اس وقت سے dream رہا ہے، میرا environment subject ہے، میں نے environment پر دو کتابیں بھی لکھی ہیں۔ پاکستان مستقبل میں environmental disaster سے گزر رہا ہے اور global warming ایشیا کے اس خطے میں بڑھتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے سیلاب اور تباہی آنا شروع ہو گئی ہے۔ 2000 سے drought رہی ہے جس کے وجہ سے سارے پاکستان میں اور خصوصاً مختلف صوبوں میں بلوچستان، صوبہ سندھ، پنجاب اور ہمارے KPK میں لوگوں کو غذائی دشواریاں ہوئی ہیں because of this global warming. اب جو ایک cycle شروع ہو چکا ہے پچھلے چار پانچ

سالوں سے یعنی جو سیلاب آنے شروع ہو گئے ہیں global warming کی وجہ سے، ہمارے glaciers پگھل رہے ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ subject صوبے کا ضرور ہے لیکن کیونکہ پاکستان کی commitments ہیں جو انہوں نے United Nations سے کی ہیں global warming کے حوالے سے، اس لیے وفاقی حکومت کو چاہیے کہ وہ اس چیز کو monitor کرے کیونکہ جو commitments پاکستان نے global warming کے لیے اور دوسری چیزوں کے لیے کی ہیں ان کو پورا کرے اور اس پر عملدرآمد ہو، جس کی وجہ سے جو sea intrusion ہو رہا ہے صوبہ سندھ میں، جس سے پندرہ لاکھ ایکڑ زمین ڈوب چکی ہے۔

اسی طرح جو glaciers پگھل رہے ہیں اس کی وجہ سے گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا اور اس کے اثرات بلوچستان اور صوبہ سندھ پر بھی آرہے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ global warming کی وجہ سے جو emission ہو رہا ہے۔ ہندوستان اور چائنا کی وجہ سے ہو رہا ہے جو study کہتی ہے، اس کا effect پاکستان پر ہو رہا ہے۔ یہ اب صوبوں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ internationally monitor کریں لیکن چونکہ ریاست کی مرکزی حکومت ہے لہذا وہ اس چیزوں کو دیکھے اور ان کو implement کروائے so that Pakistan کا future تباہی سے بچے۔ پاکستان میں جو disaster ہو رہا ہے اس سے بچا جائے۔

جناب والا! میں لوئر سندھ سے تعلق رکھتا ہوں۔ وہاں پر سمندر آگے آرہا ہے جس کی وجہ سے بدین ضلع، ٹھٹھہ ضلع، ٹنڈو محمد خان ضلع کی پندرہ سے بیس لاکھ ایکڑ زمین سمندر میں چلی گئی ہے۔ Experts کا کہنا ہے کہ دریا کا پانی سمندر میں جانا ضروری ہے، یہ ایک barrier ہے جس سے وہ زمینیں بچ سکتی ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میں یہ resolution in time لایا ہوں اور میں چاہوں گا کہ ہاؤس اس کی support کرے۔ اس سے پاکستان مضبوط ہوگا، ماحولیات اگر ہمارے کنٹرول میں رہے گی تو ہماری فصلیں اچھی ہوں گی، پاکستان سلامت رہے گا۔ Glaciers پگھلنے بند ہوں، at the same time intrusion بھی بند ہو اور ہم اپنی international commitments پوری کریں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Raja *Sahib*, is it opposed?

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I rather appreciate the resolution which covers all the aspects of environment which is very necessary for a healthy quality of life in the country. So I do not oppose it.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House. The House recommends that the Government may take effective steps to implement the international obligations of the Federal Government regarding global warming and to control environmental pollution in the country. The Federal Government may facilitate provincial Governments to observe the international standards specified by the United Nations relating to the tree plantation, disposal of waste, protection of sea, rivers, canals, creeks and lakes from waste, protection of forests and control pollution of all types in their areas.

(The resolution was carried)

Mr. Chairman: We move on to Item No.17. Item No.17 stands in the name of Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.

To Improve Infrastructure in Federal Hospital

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. This House recommends that the infrastructure of PIMS and Federal Government Ployclinic Hospital, Islamabad, may be extended to accommodate increased number of beds in all wards.

جناب چیئرمین: اس کو تھوڑا دیکھ لیں، یہ پولی کلینک نہیں ہے اب اس کو Federal Services Hospital کہا جاتا ہے۔ اس کو تھوڑا سا دیکھ لیں۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, if there is a man who is hungry, who will deny him food, if there is a man who is thirsty, who will deny him water and if a man is dying who will deny him a hospital bed. These two hospitals and the other hospitals in Islamabad, they were constructed and they met with the population of mid 60s and early 70s and they were good hospitals. There were sufficient accommodation, sufficient number of beds, sufficient medical services but with the population growth and the development of Islamabad into a big cosmopolitan city and the capital of this great nation of ours, the hospitals are unable to cater for the increased number of patients. Somehow on the other, the people manage, they go to different doctors, they go to private doctors, private clinics. However, the Government Hospitals must provide beds for the seriously ill, for those who are to be operated upon, for those who need special care and we do not have sufficient number of beds. So, I strongly recommend that the infrastructure be extended and more beds provided in these hospitals so that the poor, the poorest segment of the population of Islamabad, the middle class, the lower middle class, the hardworking, the Government employees, the low paid employees, the taxi drivers, the bus drivers, the poor, the humble people of Islamabad who become helpless when they find no venue and we find them lying down in the corridors, you find them lying down outside the hospitals and it is pathetic for a nation to see their citizens in this state. So, I think the time has come when not only new hospitals should be set up to meet the health problem of this expanding city of Islamabad but also the existing facilities must be increased so that the people can get proper medical care. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Raja sahib, is it opposed? Yes, Barjees Tahir *sahib*.

جناب محمد برجیس طاہر (وفاقی وزیر برائے امور کشمیر و شمالی علاقہ جات): شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب چیئرمین! اس resolution کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن صورتحال یہ ہے کہ پولی کلینک جو بنیادی طور پر صرف یہاں کے ملازمین کے لیے بنا گیا تھا، اس میں چونکہ parliamentarians, VIPs and VVIPs بھی مستفید ہوتے ہیں تو اس لحاظ سے اس کے ساتھ ہی ایک پلاٹ حاصل کیا گیا ہے، جس پر اس وقت ارجنٹینا پارک ہے۔ اس کے لیے PC–I بھی بن چکا ہے اور اس کے لیے funds بھی allocate ہو چکے ہیں۔ اس کو extend کیا جائے گا لیکن جناب چیئرمین! PIMS کے لیے NESPAK والوں نے کہا تھا کہ اس کو double storey سے زیادہ نہیں کر سکتے۔ صرف private ward ایسے ہیں جو 03 storeys پر مشتمل ہیں لیکن باقی دوسرے وارڈز جناب چیئرمین، گراؤنڈ کے بعد ایک ہی منزل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہسپتال میں مزید سہولیات دینی چاہییں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ تقریباً 60 ایسی امراض ہیں جن کی specialization PIMS میں موجود ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس ہسپتال کو مزید modernize کیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ PIMS کی بہتری کے لیے جو بھی اقدامات ہو سکے وہ حکومت کرے گی اور پولی کلینک کو بھی مزید extend کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب گزارش یہ ہے کہ if you see, you might have read in the papers, Argentina Park والا جو issue ہے، it could be examined, there is a judgement of the Supreme Court. There is a controversy going on between CDA and the Polyclinic also. پتا نہیں وہ لوگ اس پارک کو utilize کرنے دیں گے یا نہیں۔ اس چیز کو examine کر لیں۔ Otherwise, I am going to refer this issue to the Standing Committee concerned, let it be examined over there. There is a Parliament sitting, there is a Government sitting here in Islamabad. There is a requirement of the people and second issue is this that I myself had taken an initiative for having a District Headquarters Hospital in Islamabad. A

land has been allocated at Tarlai, PC-I has been prepared and it is pending with the Planning Commission. اس کو initiate کریں تاکہ جو rural areas کے لوگ ہیں، وہ شہر میں علاج کی غرض سے نہ آئیں۔ For that purpose, almost 100 acres of land was available with the ICT, اس پر میں نے probe کیا۔ راجہ صاحب آپ اس کو take up کر لیں۔ وہ ہسپتال بن سکتا ہے کیونکہ ہر ضلع میں District Headquarters Hospital ہے، the only exception is Islamabad. اس پر بھی کام ہوا ہے۔ اگر حکومت اس کو مزید آگے لے جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا بہت بڑا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جی راجہ صاحب۔

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: This is a valid point. We will take it up with the Government.

Mr. Chairman: So, do we need to put this Resolution to the House or do you want an amendment in it? Colonel *sahib*, there is a very valid statement given by the honourable Minister and there is an assurance given by him. Rather this is an assurance before the House. This has got more force than a resolution. This is a statement on the floor of the House.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I appreciate the honourable Minister's statement, it is an assurance and this is a good thing and I am very grateful that

آپ نے ان کو correct کر دیا کہ یہاں پر غریب لوگ ہیں، ان کو صرف بڑے اور امیر لوگ نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ VIPs and Parliamentarians کے لیے بھی ہیں یہ ہسپتال۔ میں Parliamentarians and VIPs کے extra wards نہیں مانگ رہا ہوں۔ میں غریب عوام کے لیے مانگ رہا ہوں، جو رل رہے ہیں، جو سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں، جو corridors میں پڑے ہوئے ہیں، جن کو ڈاکٹرز پوچھتے نہیں ہیں، جن کو آپ ہسپتال میں نہیں جانے دیتے۔ پھر وزیر موصوف نے کہا کہ یہ بنے ہیں for the employees of Islamabad. میں ان ملازمین کی بات کر رہا

ہوں، میں بالخصوص low paid employees کی بات کر رہا ہوں۔ جو بے چارے ہمارے غریب نائب قاصد ہیں ان کو کون ادھر VIP rooms میں رکھتا ہے۔ جناب والا! میں تو بات کر رہا ہوں کہ اگر ہم ان کی assurance accept کرتے ہیں تو I am most grateful for this assurance لیکن خدا کے لیے عوام کے لیے، پہلے جواب دیا کریں۔ یہ oriented ہیں towards themselves کیونکہ یہ خود VIPs ہیں، خود وڈیرے ہیں، خود جاگیردار ہیں، خود ملوں کے مالک ہیں، خود امیر ترین لوگ ہیں اس لیے ان کو پاکستان کے غریب عوام نظر نہیں آتے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister *sahib*.

جناب محمد برجیس طاہر: شکریہ جناب چیئرمین! میں فاضل ممبر کے جذبات کا احترام کرتا ہوں۔ بلاشبہ یہ اسلام آباد کے علاقے کے عوام کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے درست فرمایا کہ یہاں پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہونا چاہیے۔ یہ بات بھی درست ہے کہ یہ پارک استعمال نہیں ہونے چاہیئیں۔ مجھے جو منسٹری کی طرف سے بات بتائی گئی تھی وہ میں نے اس ہاؤس میں بتادی ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے آپ کے احکامات کی روشنی میں، میں انشاء اللہ منسٹری کو direct کرتا ہوں کہ یہاں پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لیے بھی کام کیا جائے۔ غریب لوگوں کو سہولتیں دینے کے لیے جو اقدامات بھی لیے جا سکتے ہیں وہ لیے جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: In view of the resolution there is an assurance given by the honourable Minister. So, this is more important and this would satisfy the honourable mover of the resolution. So, we move on to the next item. Item No.19 stands in the name of Mr. Talha Mahmood, please move the resolution. It has been dropped as the mover is not present. We move on to Item No.20. Mian *sahib*, It stands on your name, there is a request from the concerned minister

کہ میں ملک سے باہر ہوں اور کہتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ میری موجودگی میں move ہو so I could respond انہوں نے request in writing بھیجی ہے۔ وہ ملائیشیا میں ہیں، ملک سے باہر

this should be deferred. So, the Item No. 20 is deferred. We ہیں تو move on to Item No. 21, Haji Muhammad Adeel.

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہ letter کس کی طرف سے آیا ہے۔

جناب چیئرمین: اس منسٹری کا portfolio کس کے پاس ہے؟ This is the letter from the Secretary of Ministry. بلیغ الرحمٰن صاحب ہیں۔ آئٹم نمبر ۲۱ حاجی محمد عدیل please move the resolution. موجود نہیں ہیں۔

We may now take Item No. 22, Mian Raza Rabbani may move the motion.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, in view of my earlier request and Raja *sahib*'s undertaking this may be deferred.

Mr. Chairman: So, Item No. 22 has been deferred. We move on to Item No. 23. Mr. Farhatullah Babar may move the motion.

Motion Under Rule 218

Non Payment of Compensation of Land by Rangers

Senator Farhatullah Babar: Thank you Mr. Chairman. I beg to move that this House may discuss the situation arising out of non payment of compensation to decree holder of land acquired for AFV Ranger in Nowshera for the last several decades.

Mr. Chairman: Farhatullah babar on brief statement.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: شکریہ جناب چیئرمین! آج سے تقریباً پینتیس سال پہلے نوشہرہ ضلع میں کوئی اٹھارہ ہزار ایکڑ زمین جو پرائیویٹ لوگوں کی ملکیت تھی وہ منسٹری آف ڈیفنس نے acquire کر لی تھی اور اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ acquisition ہم اس لیے کر رہے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: فرحت اللہ بابر صاحب ایک منٹ۔ راجہ صاحب who would respond to this motion.

جناب محمد برجیس طاہر: میں جواب دوں گا۔

Mr. Chairman: I wanted to be sure that somebody should be here to respond to it. Yes Farhatullah Babar.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: اس وقت وزارت دفاع نے یہ کہا تھا کہ یہ زمین AFV rangers کے لیے، آرمی کے جوانوں کی پریکٹس کے لیے چاہیے، ہم یہ acquire کر رہے ہیں چنانچہ اٹھارہ ہزار ایکڑ زمین acquire کی گئی اور کسی compensation کا اعلان نہیں کیا گیا۔ بہت عرصے کے بعد، تقریباً پندرہ بیس سال کے بعد 1999 میں compensation announce کی گئی۔ جناب چیئرمین! جو زمین acquire کی گئی تھی اس کی compensation کا ریٹ اٹھاسی روپے مرلہ طے ہوا۔ پندرہ سال کے بعد compensation کا اعلان ہوا۔ جناب چیئرمین! یہ آپ کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا because you are a resident of Islamabad and you are the witness of the acquisition of land and what happened, but this particular case is dramatic thing which has happened. جب اٹھاسی روپے مرلہ ان کو دینے کا اعلان کیا گیا تو ظاہر ہے جو متاثرین تھے وہ عدالت میں گئے اور انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ compensation منظور نہیں ہے، یہ compensation تو اس پیریڈ کی بھی نہیں بنتی جس پیریڈ میں یہ زمین acquire کی گئی تھی۔ اب تو اتنا عرصہ گزر گیا چنانچہ ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ compensation مناسب نہیں ہے، ان کو پندرہ سو روپے فی مرلہ کے حساب سے compensate کیا جائے۔

جناب چیئرمین! جب حکم عدالت کا آیا تو اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا، عدالت عالیہ ہائی کورٹ کا حکم اپنی جگہ پر تھا اور عدالت نے کہا کہ نہ صرف پندرہ سو روپے فی مرلہ دو بلکہ اس پر 6% interest rate بھی لگادیا۔ وزارت دفاع نے اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔ جناب چیئرمین! ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے بعد جب سالہا سال گزر گئے اور کوئی فیصلہ نہیں ہو رہا تھا تو سینیٹ کی ڈیفنس کمیٹی نے یہ مسئلہ اٹھایا اور پچھلے سال جولائی کے مہینے میں سینیٹ کی ڈیفنس کمیٹی نے یہ وضاحت طلب کی کہ after all why these people are not being compensated. جناب چیئرمین! ہمیں یہ جان کر بڑا دکھ ہوا کہ حیلے بہانوں کے ساتھ یہ compensation ادا نہیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ معاملہ subjudice ہے۔ ہم نے کہا کہ اگر subjudice ہے تو آپ ہمیں سپریم کورٹ کا کوئی حکم بتائیں جس کی تحت انہوں نے stay order دیا ہو۔ جب اس طرح کے سوالات اٹھتے تھے تو یہ کہتے تھے کہ ہم اگلی میٹنگ میں بتائیں گے ہم تیار نہیں ہیں، اگلی میٹنگ میں جواب دیں گے۔ اگلی میٹنگ میں آتے تھے تو کہتے تھے کہ ہاں ہم نے یہ پہلو نہیں دیکھا، ہمارا فلاں آدمی موجود نہیں ہے، ہم انشاء اللہ اگلی دفعہ آکر آپ کی تسلی کرادیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ سلسلہ چلتا رہا، اس دوران جب ان کو یہ خیال آیا کہ واقعی ہم نے تو ہائی کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد بھی نہیں کیا، سپریم کورٹ بھی نہیں گئے تو سالہا سال کے بعد سپریم کورٹ میں درخواست ڈال دی۔ آپ جناب چیئرمین! وکیل بھی ہیں اور آپ جانتے بھی ہیں کہ اس طرح کی اپیل کے لیے ایک وقت ہوتا ہے، ایک مہینہ، تین مہینے، اب انہوں نے یہ درخواست ڈال دی اور ہمارے پاس آگئے کہ جی یہ تو معاملہ subjudice ہے ہم نے تو سپریم کورٹ میں درخواست دی ہے۔ ہم نے کہا کہ دیکھو آپ نے سپریم کورٹ میں درخواست کیسے دی، آپ نے تو لکھ کر دراز میں رکھ دی یا رجسٹرار کو دے دیا، where is the stay order, what does the Supreme Court say انہوں نے کہا کہ وہ بھی ہوجائے گا لیکن معاملہ سپریم کورٹ میں ہے۔ جناب چیئرمین! اس کے بعد سپریم کورٹ نے لکھا کہ بھئی تم کون ہو، اتنے سالوں کے بعد آکر تم اپیل کر رہے ہو، اپیل کا تو ایک وقت ہوتا ہے the time is over, it is time barred, why are you making befool and whom are you making fool. وہ بھی ختم ہو گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ عدالت کا فیصلہ آگیا کہ پندرہ سو روپے مرلہ compensation دی جائے 6% interest

دیا جائے۔ عدالت کا یہ فیصلہ موجود ہے، اس کے خلاف اپیل سپریم کورٹ میں time barred ہونے کی وجہ سے مسترد ہو گئی ہے۔ جب آخری ڈیفنس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی اور سارے واقعات ان کے سامنے رکھے گئے تو موجودہ وزیر خزانہ اور اس وقت کے Leader of the Opposition اس کمیٹی کے ممبر تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑی عجیب بات ہے کیونکہ غریب لوگوں کی زمین لی گئی ہے، وہ تو بڑی بدعائیں دیں گے۔ جناب چیئرمین! اس دوران یہ بھی پتا چلا کہ جو زمین لی گئی ہے اس میں سے کچھ زمین تو ملٹری کے مقاصد کے لیے استعمال ہو رہی ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ a large part of the land has been converted into orchards وہاں پر باغات بن گئے ہیں۔ The purpose of the land for which it was acquired, the very purpose, the usage of the land has also been changed. آپ نے اس زمین پر باغات لگائے، آپ کو High Court نے کہا کہ compensate کریں، اس کو تیس، پینتیس سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ آپ Supreme Court میں اس وقت گئے جب Senate Standing Committee on Defence نے اس کی نشاندہی کی اور جب Supreme Court نے دیکھا تو پہلی پیشی پر انہوں نے کہا کہ کیا کر رہے ہو؟ اس کے لیے time period ہوتا ہے، High Court کا فلاں سال کا فیصلہ ہے اور تم اب ہمارے پاس آرہے ہو تو وہ appeal time barred تھی اس لیے reject ہو گئی۔ اس زمین کا جو مقصد تھا، اس میں سے bulk of the land پر مالٹوں کے اور کچھ اور باغات بن گئے لیکن ان لوگوں کو compensation نہیں مل رہی۔ I must compliment اسحاق ڈار صاحب، انہوں نے اسی وقت کہا Ministry of Defence کو یہ payment کرنی چاہیے اور اگر ان کے پاس پیسے نہیں ہیں تو re-appropriation کر لیں۔ اگر re-appropriation نہیں کرتے تو بجٹ کے لیے move کریں۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ایک issue سامنے آتا ہے کہ how the land is being allotted, acquired by the military? How then it is being used? although my motion is only about the AFV Ranges in Nowshera but here in Rawalpindi اسی طرح کا ایک case کا ہے اڈیالہ جیل کے نزدیک، پنجاب حکومت نے 1998 میں لوگوں کو plots دیے۔ اشتہار دیا تو لوگوں نے پیسے جمع کرائے اور انہوں نے

نقشے building department سے pass کرائے اور جب اپنا مکان بنانے کے لیے گئے تو cantonment board نے ان کو نکال دیا۔ وہ لوگ High Court میں گئے۔۔۔

Mr. Chairman: Confine to Nowshera first.

اس پر جواب لے لیں۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ یہ compensation amount ان کو فی الفور ادا کی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Let us see, what is the response. Minister sahib.

جناب محمد برجیس طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ محترم سینیٹر بڑی تفصیل سے بات کر رہے تھے اور میرا خیال ہے کہ جس دور کی یہ بات کر رہے ہیں، اس کے بعد مشرف کا زمانہ تھا اور پرویز مشرف کے زمانے کے بعد ایک اور حکومت تھی، وہ ہماری عوامی حکومت تھی لیکن اس معاملے کو delay کیا گیا اور غریب لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ بھی کہا، میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ یہ مسئلہ حل ہونا چاہیے اور جس طرح محترم اسحاق ڈار صاحب نے کہا ہم نے اس بات کو آگے بڑھایا کیونکہ ہم اس مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں، جناب چیئرمین! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو بھی حکومت ہو، پچھلی یا موجودہ ہو، انہوں نے Supreme Court میں نظر ثانی کے لیے appeal کی ہوئی ہے لیکن جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے وزارت دفاع کے لیے 1.56 ارب روپے کے لیے وزارت خزانہ سے رجوع کیا ہے کہ ان کو payment کی جائے تا کہ ان غریب لوگوں کو payment کی جا سکے۔ اس معاملے کو جلد ہی GHQ and Military Land and Cantonment Department سے مشاورت کے بعد ECC کے پاس بھجوا دیں گے اور انشاء اللہ اس معاملے کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔

Mr. Chairman: That is not the issue. There is a law for acquisition.

یہ acquisition کس قانون کے تحت ہوئی؟ اگر یہ Land Acquisition Act کے تحت ہوئی تو money has to be deposited with the collector. اگر under Cantonment Law ہوئی تو پھر بھی پیسے deposit کر کے award announce ہوتا ہے۔ I am one of the affectees of Islamabad, we understand کہ کن مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ This is not a sufficient statement. آپ one liner دے رہے ہیں کہ review file ہو گیا ہے۔ پندرہ، بیس یا تیس سال ہو چکے ہیں اور آپ ہمیں یہ بتائیں کہ acquisition کس قانون کے تحت ہوئی ہے؟ کتنے لوگوں کی زمینیں acquire کی گئی ہیں that should be brought to this House. We certainly want to know through this House یہ نہیں ہو سکتا کہ غریب لوگ پریشان ہو کر عدالتوں کے چکر لگاتے رہیں۔ ہم عوام کے نمائندے یہاں پر کس لیے بیٹھے ہیں؟ If we can’t resolve their issues, we have no right to sit in these Houses. میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں details دیں کہ کتنے لوگوں کی زمین acquire ہوئی ہے اور جو remedy تھی، وہ exhaust ہو گئی ہے اور who has filed the appeal? Who has filed that review and why review has been filed? This is the government who has to file review. اگر حکومت sincere ہے کہ the people should be compensated, review could be withdrawn. یہ کوئی حل نہیں ہے کہ review file ہو گیا ہے، اس لیے ہم ان کو پیسے نہیں دے سکتے۔

You are the government, cabinet should take a decision that we should withdraw that review and we should pay the money to all those displaced persons.

انہوں جو دوسری بات کی ہے کہ جس purpose کے لیے زمین لی گئی تھی، اگر اس کے لیے utilize نہیں ہو رہی تو there is a provision in the law. They can go to the courts for getting back all that land اگر وہ جس purpose کے لیے لی گئی تھی، اس کے لیے استعمال نہیں ہو رہی but that is another option. We must take up this issue in the cabinet. Government should decide either they should make the payment or withdraw the review from the Supreme Court.

یہ ملک کے عوام کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔ آپ اپنا forum چھوڑ دیں اور آپ یہ معاملات کسی اور forum پر چلے جائیں اور public آپ کی طرف دیکھتی رہے۔ Certainly I want a report on this and within a week's time you give the report to the House. راجہ صاحب، یہ لوگوں کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ وزیر صاحب۔

جناب محمد برجیس طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آپ نے جو احکامات صادر فرمائے ہیں، یہ تمام کوائف، یہ تمام facts اکٹھے کر کے آپ جو تاریخ مقرر فرمائیں گے، ہم اس تاریخ پر اس House میں پیش کر دیں گے۔

Mr. Chairman: So this issue is deferred now. Kamil Ali Agha *sahib*.

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سب سے پہلے یہ sort out کرنا چاہیے کہ یہ award legal ہوا یا illegal ہوا۔ اگر انہوں نے پیسے جمع کروائے بغیر award کر دیا تو یہ illegal ہے اور اس کو set aside ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: میں نے یہی کہا ہے کہ یہ کس قانون کے تحت ہوا ہے؟ میں نے آغاز میں ہی یہ کہا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا: مجھے یہ بتائیں کہ جہاں پر کوئی باغ یا مالٹوں کے باغ لگ سکتے ہوں، وہاں پر پندرہ ہزار روپے مرلہ زمین، مجھے برجیس صاحب شیخوپورہ میں جہاں امرود ہوتے ہیں، اس علاقے میں مجھے بتا دیں کہ کوئی جگہ پندرہ ہزار روپے مرلہ ہے؟

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: یہ بات تو اب آپ کے ساتھ رہے گی۔ یہ رویہ تو لاہور میں تحریک انصاف والے بھی دیکھ رہے ہیں۔ یہ ان کو مار پیٹ کر، اپوزیشن لیڈر کو گھسیٹ کر گاڑی میں ڈال کر لے

جا کر 1980 والا scenario واپس لے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت میں بھی ہوتا تھا، کون سا آسمان گر گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کامل آغا صاحب، اس issue پر confine رہیں تو اچھا ہے۔ Point of order بعد میں لیں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے legal بات کی ہے، میں نے کوئی نقصان والی بات نہیں کی، یہ کل کو کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ نا انصافی ہے، illegal, unconstitutional ہے۔ اگر یہ sort out کر دیں تو ان کا credit ہو گا کہ ان کے دور میں نہیں، کسی اور دور میں، آمریت کے دور میں کی گئی زیادتی کا ازالہ ہو گیا۔ یہ جب حکومت میں نہیں ہوتے تو آمریت کے بہت خلاف ہوتے ہیں۔ پھر یہ فیصلہ بھی ----

جناب چیئرمین: آغا صاحب، شکریہ۔ وزیر صاحب۔

جناب محمد برجیس طاہر: جناب چیئرمین! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کامل علی صاحب نے بڑے دردمندانہ طریقے سے جو بات کی ہے، ان کے دور میں بھی جو ناانصافی ہوئی ہے، ہم انشاء اللہ اس کا بھی ازالہ کریں گے۔

Mr. Chairman: Let us move forward. We move on to item No. 24. Col. Tahir Hussain Mashhadi *sahib*.

Night Call Packages by Phone Companies

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. I would like to move; Col:

> "That the House may discuss the situation arising out of night phone call packages offered by telecom mobile phone companies in the country".

Mr. Chairman: Is it opposed? This is a motion for discussion.

جناب محمد برجیس طاہر: جناب چیئرمین! اگر آپ سن لیں۔ حکومت اور department کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ اس وقت کوئی package نہیں ہے۔ اگر ان کے علم میں کوئی package ہے تو ہمارے علم میں لائیں۔ ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

Mr. Chairman: Colonel *sahib*, brief statement.

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: شکریہ جناب چیئرمین۔ اس کو National Assembly and the Senate, کی standing committees, Parliamentarians, NGOs بزرگ citizens and public opinion نے Government کو بہت contact کیا تھا کہ انہوں ساری ساری رات والے packages چلا دیئے ہیں، وہ بے مقصد ہیں، اگر مقصد ہے تو بڑا بےہودہ قسم کا مقصد ہے۔ ایک شریف آدمی تو ساری رات phone پر بات کر سکے گا، مگر دوسرے شریف آدمی کو نہیں ڈھونڈ سکے گا کہ وہ اس کے ساتھ ساری رات بات کرتا رہے۔ اس قسم کی advertisements آرہی تھیں کہ ہم ایک دوسرے کو سونے نہ دیں، اس قسم کے packages چلے تھے۔ان کی Ministry نے Telecom companies کو letter لکھا تھا، یہ بڑی powerful companies ہیں، یہ foreign companies ہیں، ان کے پاس بڑا پیسا ہے، یہ بڑا پیسا بانٹتی بھی ہیں، facilities بھی بانٹتی ہیں، بڑے telephones بانٹتے ہیں۔ انہوں نے ان لوگوں کو لکھا تھا کہ یہ packages بند کریں تو اس کے باوجود یہ بند نہیں کئے گئے۔

اس کے بعد ان کی یہ reason آگئی اور Ministry نے یہ کہا کہ اس کا قانون ہے، اس قانون کے تحت ان کے پاس leeway ہے کیونکہ قانون کہتا ہے کہ they can provide services to the people تو وہ یہ ایک service provide کر رہے ہیں۔ یہ اس قسم کی service ہے جو ہماری younger generation کو خراب کر رہی ہے یا ہمارے معاشرے کو خراب کر رہی ہے اور no benefit to society ہو۔ انہوں نے benefit کے لئے service شروع کرنی ہے تو day time کے لئے شروع کریں، business packages کریں، یہ evening time میں بھی کر دیں،

جو packages family کردیں، that would be appreciated اور public کو بھی فائدہ ہو یا جو telephone بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں، ان کو اور facilities دیں تو وہ packages appreciate کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ دنیا میں ہوتے ہیں، مگر انہوں نے اس قسم کے جو packages شروع کئے ہیں، یہ بڑے objectionable ہیں اور ہماری civil society نے بھی ان پر objection کیا ہے، ہماری learned and well to do society نے اس پر بہت objection کیا ہے اور naturally ہماری conservative society نے بھی اس پر objection کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس motion کو discuss کیا جائے اور اس matter کو once for all ختم کیا جائے، یہ بہانہ بازی ہے کہ اس کے لئے leeway کا قانون ہے، ایک کمزور Government ہے یا یہ ایک حکم دیتی ہے تو پھر تھوڑے سے gifts آجاتے ہیں، foreign trips آجاتے ہیں، اس کے بعد آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو وہی چیز چلتی ہے۔ یہ رات کو چل رہے ہیں، آپ کسی بھی mobile company کے package کو دیکھ سکتے ہیں، میں نے اس کو discuss کرنا تھا۔

جناب چیئرمین: جی Minister صاحب۔

جناب محمد برجیس طاہر: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! کرنل صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں، واقعی ہماری قوم کا مزاج ان telephone packages نے خراب کیا ہوا تھا جس کا حکومت نے notice لیا اور اس کے بعد mobile operators کی meeting بلائی گئی اور meeting بلانے کے بعد انہیں ایک notice دیا گیا کہ ان packages کے ذریعے telephone پر فحش اور بے ہودہ قسم کی حرکات ہوتی ہیں، ان کو ختم کیا جائے۔ جناب چیئرمین! ہمارے اس order کے خلاف تمام mobile operators High Court چلے گئے، High Court نے بھی hearing کے بعد ان کے خلاف فیصلہ دیا اور اس طرح فیصلہ دیا کہ انہوں نے وہ petition withdraw کر لی۔ اس کے ساتھ ہی mobile operators Supreme Court میں چلے گئے، اس وقت case Supreme Court میں زیر سماعت ہے لیکن Supreme Court نے ان کو stay grant نہیں کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی جن کمپنیوں نے جتنے packages شروع کئے ہوئے تھے، PTA نے ان کو ہدایات بھی جاری کی ہیں، ان کو notices بھی جاری کئے ہیں۔ جناب چیئرمین! بعض اوقات یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جب یہاں پر دن ہوتا ہے تو اس وقت America میں رات ہوتی ہے، ان کا یہ موقف ہے لیکن اس

کے باوجود حکومت نے ان کے موقف سے اتفاق نہیں کیا، تمام packages بند کر دیئے گئے ہیں، High Court mobile operators کے فیصلے کے بعد Supreme Court میں گئے ہیں---

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ concerned Minister is here اگر ان کو سن لیا جائے۔

جناب محمد برجیس طاہر: جناب چیئرمین! مجھے Ministry نے جو brief کیا تھا، میں نے آپ کی خدمت میں وہی گزارش کی ہے لیکن جہاں تک Minister صاحبہ کا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس زیادہ information ہوں گی، اگر وہ اس پر بات کرنا چاہتی ہیں تو مجھے انتہائی خوشی ہو گی۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister for Information Technology.

یہ motion ہے، یہ آپ کے پاس ہو گا، یہ serial number 24 پر ہے۔

محترمہ انوشہ رحمٰن (وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ issue آج سے نہیں چل رہا، ہم جب سے Opposition میں تھے، ہم نے اس وقت بھی standing committee میں بہت زیادہ agitate کیا تھا کیونکہ اس نے ہمارے پورے culture کو برباد کر کے رکھ دیا ہے، telephone companies اپنی plea لے کر آتی ہے کہ ہم نے business کرنا ہے، آپ ہمارے business کو disturb نہ کریں اور ہمیں maximum revenue generate کرنے دیں۔ ہم نے ان کو ان packages کے لئے already بہت aggressively کہا ہے کہ آپ ان کو مزید pursue نہیں کر سکتے but they want to have the assurances of alternative revenues as well, as you move towards revenue generation in the form of new spectrum options, as you move towards other alternative mechanisms, they will be very happy to completely reduce this. جیسے آپ کو Minister صاحب نے بتایا کہ ہم نے ان کو already aggressive motion دے دیا ہے but we will see, we will

یہ آج سے نہیں ہو رہا، میں آپ کو یہ assure کرنا چاہتی ہوں کہ ہم مشترکہ review the situation.
اس activity کو پچھلے پانچ سال سے standing committee میں سے لے کر چل رہے ہیں اور ہم آج
اس کو یہاں پر discuss کر رہے ہیں لیکن میں یہ امید کر رہی ہوں کہ جو mobile companies ہیں،
وہ ہماری directions کو implement کریں، ان کو اپنے mechanism میں inculcate کرنا ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Minister *sahiba*. Now, as Barjees Tahir stated that the matter is sub judice with the Supreme Court but why not we invoke the provisions of the agreement which is executed between the mobile companies and the Government and we must look into all those provisions and all those terms and conditions under which a license has been issued to them, if there is any breach of that then that can be taken up.

محترمہ انوشہ رحمٰن: یہ ایک socio technological combination ہے، ہمیں
جس پر objection ہے کہ آپ ایسے disciplines دیں کیونکہ اس سے بچے affect ہوتے ہیں، یہ
segment سب سے زیادہ youth کو affect کرتا ہے۔ جیسے برجیس طاہر صاحب آپ کو بتا رہے تھے،
he was Chairman of the standing committee of the National Assembly at that time when we aggressively pursued this matter within the standing committee. یہ matter بے شک subjudice ہے لیکن میں یہ سمجھتی
ہوں کہ ہماری Ministry کے level پر جس طرح discussions ہوتی ہیں، ہم نے اس میں ان کے
ساتھ اس point کو raise کیا ہے، we want کہ جو companies ہیں، وہ اپنے آپ کو under
discipline کریں اور کسی long stream rulings کا انتظار کئے بغیر اس کو implement
کریں that is our objective.

Mr. Chairman: Thank you. There is the provisions rule 132 to 143 which are applicable to this motion and it has not been opposed by the Government. So, the motion has been talked out.

We may now take Item No.25 Mr. Farhattullah Babar may move the motion.

Procedure for the Appointment of Judges in Superior Courts

Senator Farhatullah Babar: Mr. Chairman, I beg to move that this House may discuss the procedure laid down regarding appointment of honourable judges in the Superior Courts.

Mr. Chairman: Babar *sahib*, I think, this is the first time that we have almost completed the agenda.

آج items 25 ہوئے ہیں، ہم اس کو آج admit کر لیتے ہیں تو we can discuss it later on.

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! جیسے آپ کی مرضی ہو، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق independence of judiciary سے ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ اس پر تمام سیاسی جماعتیں---

جناب چیئرمین: اب تو مغرب کی اذان ہو جائے گی۔ راجہ صاحب!

we can admit it for the discussion and we can take it up subsequently on Private Members Day.

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: اس وقت ممبران کی حاضری بھی کم ہے اور نہ ہی وقت ہے۔

Mr. Chairman: Mr. Abdul Rauf on a point of order.

Points of Order

سینیٹر عبدالرؤف: شکریہ۔ جناب چیئرمین! Directorate of Education of Balochistan کی جانب سے وہاں کے ملازمین کے لیے حج بیت اللہ کی سعادت کے لیے قرعہ اندازی

کے ذریعے تقریباً 22 نام نکالے گئے تھے، ابھی تک کسی لسٹ میں ان ملازمین کا نام نہیں ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہم ملازمین جو استطاعت نہیں رکھتے، ہمیں یہ رقم جمع کرانے کے لیے اگر وہ ہمیں لیبر کوٹے سے فارم مہیا کریں تو ہم بھی اس کوٹے کے تحت حج کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! میرا ابھی آخری Item No.26 تھا۔

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب! اسے defer کر دیا ہے۔ جی حاجی غلام صاحب۔

سینیٹر غلام علی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہمارے صوبے خیبر پختونخوا میں کافی مشکلات ہیں، صوبے کے دارالخلافہ پشاور میں آرمی سٹیڈیم کے نام سے ایک پارک تھا، یہاں پر بچوں کو تفریح کی سہولت مہیا تھی، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہمارے خیبر پختونخوا کے اراکین کو معلوم ہے ۔ اب گزشتہ ایک ماہ سے اس پارک سے تمام جھولے وغیرہ ہٹا دیئے گئے ہیں اور وہاں کسی کمرشل پلازے کی proposal ہے۔ اسی طرح مالاکنڈ ڈویژن میں درگئی میں ایک دو پارک تھے وہاں پر بھی انہوں نے پلازے بنانے شروع کر دیے ہیں۔ جہاں کہیں بھی سبزہ ہو وہاں پر حکومت اور ہمارے دفاعی ادارے کمرشل activities شروع کریں گے تو میرے خیال میں اس صوبے کے شہریوں کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ خیبر پختونخوا کی حکومت تحریک انصاف کا تو یہ agenda تھا کہ ہم ہر یونین کونسل میں پارک بنائیں گے، جو پارک 26 ,25 سالوں سے بچوں کو تفریح مہیا کر رہے تھے انہیں بھی demolish کر کے پلازے بنائے جا رہے ہیں۔ میں آپ سے request کرتا ہوں کہ اس معاملے کو Defence Committee کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ انہیں بلا کر پوچھ گچھ کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں ایک بڑا ہی important issue raise کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہ جو اسلام آباد میں سکندر والا issue ہوا تھا اس حوالے سے 23 اگست کو سپریم کورٹ میں hearing ہوئی اور سپریم کورٹ نے یہ فرمایا کہ PEMRA I.T Ministry کے ساتھ مل کر ایک ایسا سسٹم بنائے کہ جس کے ذریعے ایک بٹن بند کرنے سے تمام T.V channels کو بند کیا

جاسکے۔ ایک طرف تو سپریم کورٹ اس بات کا champion بنتا ہے کہ لوگوں کو اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہیے اور لوگوں کو بات کرنے کا حق ملنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب! ایک بات دیکھ لیں کہ یہ اخباری خبر ہے یا is there any order in writing by the Supreme Court.

سینیٹر سعید غنی: منسٹر صاحبہ بیٹھی ہیں، ان سے پوچھ لیں۔ انہوں نے پہلے پمرا سے پوچھا کہ یہ جو live coverage ہو رہی تھی اسے کیوں بند نہیں کیا تو پمرا نے انہیں بتایا کہ ہم نے انہیں کہا تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ اس کی روشنی میں سپریم کورٹ نے I.T. Ministry کو یہ کہا کہ آپ ایک ایسا system develop کیجیئے کہ پمرا جس وقت چاہے، جب چاہے کسی channel کو اپنے آفس میں بیٹھ کر بند کردے۔ اس طرح کا تماشا کسی آمر کے دور میں بھی نہیں ہوا، یہ تماشا تو جنرل مشرف نے بھی نہیں کیا تھا۔ ایک طرف سپریم کورٹ خود کہتی ہے کہ اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہیے اور دوسری طرف لوگوں پر قدغن لگانے کی بات ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ کام ہونے جا رہا ہے تو اس سے بڑا ظلم اور زیادتی اس معاشرے کے ساتھ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ ہم نے اس لیے جدوجہد نہیں کی تھی کہ Judges جو مرضی آئے کہتے رہیں اور ہمیں کہنے کی آزادی نہ ہو۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی افراسیاب خٹک صاحب۔

سینیٹر افراسیاب خان خٹک: شکریہ۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں سینیٹر غلام علی صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، میں اس کی مکمل تائید کرتا ہوں، پشاور میں پارک ختم نہیں ہونا چاہیے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہم نے پشین میں ہونے والے election violence میں ہمارے سینیٹر اچکزئی کے first cousin کو قتل کیا گیا، ان کے لیے فاتحہ پڑھی۔ ابھی تک اس case کی FIR درج نہیں کی گئی، یہ حکومت کی بہت بڑی زیادتی ہے۔ الیکشن میں لوگوں کی حفاظت پر ناکامی ہوئی اور پھر تفتیش کرنے سے انکار، ملزموں کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار، یہ سراسر زیادتی ہے۔ میں احتجاجاً اس کے خلاف walkout کرتا ہوں اور جب تک FIR درج نہیں ہوتی ہم احتجاج کرتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین: جی صغریٰ امام صاحبہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you. Mr. Chairman, my point of order is regarding a news item that appeared in the newspaper of today. The headline states that the conditions of the IMF met for the 7.3 billion bailout package. Sir, I am going to walkout with my colleagues, I will come back.

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین ایوان سے walkout کر گئے)

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 27th August, 2013 at 10:00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 27th August, 2013 at 10:00 A.M.]